Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — جنرل نمبر

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳ پیسے

جلد ۱۸/۶۵ | ۲۵ صفر ۱۳۹۶ھ ۲۶ تبلیغ ۱۳۵۵ھش ۲۶ فروری ۱۹۷۶ء | نمبر ۴۶

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۶ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل شفا عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ کل دن بھر سر درد کی تکلیف رہی۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

● محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو اعصابی کمزوری کے باعث بدن اور ٹانگوں میں درد کی تکلیف رہتی ہے اب بغرض علاج ربوہ سے باہر جا رہی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کیلئے دو محرک بیان فرمائے ہیں

ایک اپنی عظمت اور رحمتِ شاملہ دوسرے بندوں کی عاجزی، درماندگی اور مسکینی

"پھر بندہ کو تذلل کی تعلیم دی اور فرمایا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اے مبدءِ تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی ہم عاجز ہیں آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک تیری توفیق اور تائید شاملِ حال نہ ہو پس خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کے لئے دو محرک بیان فرمائے ایک اپنی عظمت اور رحمتِ شاملہ۔ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہیئے کہ یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ دعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دونوں محرکوں کے دعا ہو ہی نہیں سکتی اور بجز ان کے آتشِ شوقِ الٰہی دعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتے۔ یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرتِ کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں اس کی رجوع اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی۔ غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے سمجھنے کے لئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں بلکہ جب خدا کی عظمت اور اپنی ذلت اور عاجزی متحقق طور پر دل میں منقش ہو تو وہ حالتِ خاصہ خود انسان کو سمجھا دیتی ہے کہ خالص دعا کرنے کا وہی ذریعہ ہے۔ سچے پرستار خوب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں انہی دو چیزوں کا تصور دعا کے لئے ضروری ہے یعنی اوّل اس بات کا تصور کہ خدائے تعالیٰ ہمارا ایک قسم کا ربوبیت اور پرورش اور رحمت اور بدلہ دینے پر قادر ہے اور اس کی یہ صفاتِ کاملہ ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ دوسرے اس بات کا تصور کہ انسان بغیر توفیق اور تائیدِ الٰہی کے کسی چیز کو حاصل نہیں کر سکتا اور بلاشبہ یہ دونوں تصور ایسے ہیں کہ جب دعا کرنے کے وقت دل میں جم جاتے ہیں تو یکایک انسان کی حالت کو ایسا تبدیل کر دیتے ہیں کہ ایک تکبر اس سے متاثر ہو کر روتا ہوا زمین پر گر پڑتا ہے اور ایک گردن کش سخت دل کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ یہی کل ہے جس سے ایک غافل مُردہ میں جان پڑ جاتی ہے۔ انہی دو باتوں کے تصور سے ہر ایک دل دعا کرنے کی طرف کھینچا جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۹ حاشیہ ۱۱)

معلمین وقفِ جدید کی فوری ضرورت

امراء و صدر صاحبان و احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال وقفِ جدید کے ماتحت حسبِ سابق معلمین کی کلاس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے احباب کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے کہ وہ وقفِ جدید کے ماتحت جماعتوں کی تربیت و اصلاح کے نیک کام کے لئے وقف کریں۔ درخواست معہ کوائف سکونت، عمر، صحت، تعلیم وغیرہ امیر صاحب ضلع صدر صاحب جماعت اور خادم کی صورت میں قائد خدام الاحمدیہ کی بھی سفارش کے ساتھ ناظم ارشاد وقفِ جدید کے نام ۱۰ مارچ تک بھجوا دیں۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کمالِ قائدِ اعظم کی تقریب

کمالِ قائدِ اعظم کے سلسلہ میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں مورخہ ۱۲ فروری بروز جمعرات تقریری مقابلہ بعنوان قائدِ اعظم منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں ۱۳ مقررین نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض محمد ہارون خان صاحب (منصف اعلیٰ) ملک عبدالرشید صاحب اور محمد اسلم صاحب بٹ نے ادا کئے۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق ملک منور احمد مجوکہ نہم سی اوّل۔ غلام سرور نہم بی دوم۔ نعیم احمد نہم بی سوم قرار پائے۔

حسن بیان، تعلم نہم کو حوصلہ افزائی کا انعام دیا گیا۔

(نامہ نگار)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: [illegible] عبدالحق۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ تبلیغ ۱۳۵۵ھش
۲۶ فروری ۱۹۷۶ء

افتراء پردازی کی ایک اور گھناؤنی مثال اور اس کی پُرزور تردید

پاکستان کے ازلی دشمنوں کی خطرناک ریشہ دوانیاں!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں افتراء پردازی اور جھوٹ کو بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے جیسا کہ افتراء پردازوں اور ان کے ایک افتراء کا ذکر کرنے کے بعد اس نے فرمایا ہے وَ کَفٰی بِہٖ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ (النساء آیت ۵۱) یعنی یہ کہ ان کا یہ افتراء کھلا گناہ ہونے کے لئے کافی ہے۔ اب چونکہ اپنے دل سے جھوٹ گھڑنا اور دوسروں پر اتہام لگانا بہت بڑا گناہ ہے اس لئے اس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ نے بہت عبرتناک مقرر کی ہے اور وہ یہ ہے کہ افتراء پردازوں کو دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں دردناک عذاب مل کر رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے افتراء پردازوں کا ذکر کرنے کے بعد انہیں دنیا میں ملنے والی عبرتناک سزا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

سَیَنَالُھُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ ذِلَّۃٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ؕ وَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۵۳)

ترجمہ:- ان پر ان کے رب کی طرف سے غضب نازل ہوگا اور اسی طرح دنیوی ذلت بھی۔ اور ہم افتراء کرنے والوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو آخرت میں دردناک عذاب کی خبر دیتے ہوئے مزید فرماتا ہے:-

وَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۱)

ترجمہ:- اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

افتراء پردازی کے اس ہولناک انجام کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افتراء پردازی سے مجتنب رہنے اور بچنے کی نہایت ہی پُرزور طریق پر تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ کتب احادیث میں ایسی احادیث بکثرت آتی ہیں جن میں آپ نے جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر بخاری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے گناہوں سے آگاہ کروں جو عند اللہ بہت بڑے گناہ شمار ہوتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا تو سنو! ایک بڑا گناہ اللہ کا شریک ٹھہرانا ہے اور دوسرا بڑا گناہ والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔ دو بڑے گناہوں کی نشاندہی کرنے کے بعد حضورؐ نے تکیہ کا سہارا چھوڑ دیا اور سیدھے بیٹھ گئے اور پھر بڑے جوش کے ساتھ فرمایا سنو! تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے، تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں حضورؐ اتنے ہی جذبہ اور جوش کے ساتھ یہ فقرہ مسلسل دہراتے رہے۔ حضورؐ نے یہ فقرہ کہ تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے اتنی بار دہرایا کہ صحابہؓ نے حضورؐ کا جذبہ و جوش دیکھ کر اور حضورؐ کی تکلیف کا احساس کر کے یہ چاہا کہ اے کاش حضورؐ اب خاموش ہو جائیں کیونکہ جھوٹ کے بہت بڑا گناہ ہونے سے متعلق حضورؐ کے اس قدر زور دینے سے اس کی مضرت اچھی طرح ہمارے ذہن نشین ہو گئی ہے۔

جھوٹ کے کھلے طور پر بہت بڑا گناہ ہونے اور اس کی پاداش میں دردناک عذاب کا مورد بننے کی انتہائی خوفناک وعید کے باوجود یہ امر انتہائی تکلیف دہ اور افسوسناک ہے کہ اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والوں کا ایک مخصوص سیاسی ٹولہ جس نے قیام پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا ڈالا تھا اپنے اُسی مذموم عزائم کو پروئے کار لانے کی غرض سے کمال بے خوفی اور دیدہ دلیری سے جماعت احمدیہ کے خلاف نت نئے جھوٹ اور افتراء گھڑ رہا ہے اور ان کی نہ صرف ملک کے اندر بلکہ بیرونی ملکوں میں بھی وسیع پیمانہ پر اشاعت کر رہا ہے اور اس طرح بیرونی ملکوں میں پاکستان کو بدنام کرنے اور اس کے مفادات کو نقصان پہنچانے پر تلا ہوا ہے۔

دسمبر ۱۹۷۵ء کے اواخر میں پہلے جماعت اسلامی نے ایک مخصوص اخبار میں ایک فرضی یہودی کی فرضی یا گمنام کتاب کے حوالہ سے ایک جھوٹی سی خبر شائع کرائی۔ اس میں جماعت احمدیہ کے خلاف یہ سراسر غلط اور جھوٹا الزام عائد کیا گیا تھا کہ نعوذ باللہ چھ سو پاکستانی احمدی اسرائیل جا کر اس کی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ پھر جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر پروفیسر غفور احمد نے اس افتراء پر حاشیہ آرائی کی اور بہت کچھ شور ڈالنا چاہا۔ اس کے بعد مولانا ظفر احمد انصاری کو بھی اس جھوٹ میں شریک کرنے اور ان کے نام کو استعمال کرنے کی غرض سے جماعت اسلامی کے ایک ہفت روزہ رسالہ نے اسی موضوع پر ان کا انٹرویو شائع کیا اور پھر ان کے نام کے حوالہ سے عرب ممالک کے اخبارات میں اسی جھوٹ کی اشاعت کرائی۔ ہر چند کہ ہم نے اسی وقت اس افتراء عظیم کی تردید کر دی تھی اس کے باوجود دلاملپور کے مولوی تاج محمود نے اس افتراء پر مزید حاشیہ آرائی کرتے ہوئے یہ افتراء گھڑا کہ اب تک ہزاروں کی تعداد میں احمدی پاکستانی فوج سے فرار ہو کر اسرائیل پہنچ چکے ہیں اور وہاں یہودی فوج میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور پھر بڑی ہوشیاری اور عیاری سے یہ الزام بھی عائد کر ڈالا کہ یہ سب کچھ حکومت پاکستان کے علم میں ہے اور وہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور یہ کہ یہ سب کچھ وزارت خارجہ کی ملی بھگت اور مرضی سے ہو رہا ہے۔ دراصل حکومت پاکستان پر یہ الزام عائد کرنے کی غرض سے ہی یہ افتراء عظیم گھڑا گیا تھا تاکہ اس پاکستان کو جو ان کی مخالفانہ کوششوں کے علی الرغم معرض وجود میں آیا ہے بدنام کیا جائے۔ اس کے بعد مولوی محمد یوسف بنوری اس افتراء عظیم کو ہوا دینے کے لئے میدان میں آئے۔ چنانچہ ہفت روزہ "چٹان" نے ان کا ایک طویل مضمون جو جھوٹ کا پلندہ تھا دو اقساط میں شائع کیا۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور نہ صرف ملک کے اندر بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اس افتراء عظیم کو زور و شور سے پھیلایا جا رہا ہے۔ چنانچہ انگلستان سے شائع ہونے والے ان مخصوص عناصر کے ترجمان روزنامہ "ملت" لندن کا ۳۰ دسمبر ۱۹۷۵ء کا شمارہ ہمیں حال ہی میں موصول ہوا ہے اس میں اس افتراء کو اور بڑھا چڑھا کر اور اس میں مزید کئی افتراؤں کا اضافہ کر کے اسے صفحہ اول پر شہ سرخیوں کے تحت شائع کیا گیا ہے۔ ان افتراء پردازیوں کا اخبار مذکور کے اپنے الفاظ میں خلاصہ یہ ہے۔ بقول اخبار مذکور:-

(۱) "پاکستان کے سینکڑوں قادیانی پاکستان سے ترک وطن کر کے خفیہ طور پر اسرائیل پہنچ گئے ہیں۔"

(۲) "اسرائیل کی حکومت نے ان قادیانیوں کو اسرائیل میں رہنے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں دینے کا اعلان کیا ہے۔"

(۳) "اسرائیلی ذرائع کے مطابق ان قادیانیوں کو اسرائیلی فوج میں شامل ہونے کی اجازت بھی مل گئی ہے۔"

(۴) "اسرائیل نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ پاکستان سے مزید قادیانی نقل وطن کر کے اسرائیل آئیں گے۔"

(۵) "اسرائیل نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ ان قادیانیوں میں ایسے افراد بھی شامل ہیں جو پاکستان کی فوج اور انتظامیہ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں۔"

(۶) "قادیانی اپنا ہیڈ کوارٹر پاکستان کی بجائے اسرائیل منتقل کرنا چاہتے ہیں۔"

(۷) "دوران اتحاد قادیانیوں کے مذہبی رہنما مرزا ناصر نے ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں کہا ہے کہ قادیانی اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جہاد شروع کریں گے۔"

یہ اور اسی قسم کے دوسرے الزامات ایک مخصوص سیاسی ٹولہ کے جو ہرگز بھی پاکستان کا خیر خواہ نہیں ہے سراسر من گھڑت افتراء ہیں اور ان میں شمہ بھر بھی صداقت نہیں ہے۔ ایک عیار اور مفسد ذہن نے جو آخرت کی جوابدہی اور عقوبت رب جلیل کے خوف سے یکسر عاری ہے انہیں گھڑا ہے۔ ہم ان اتہامات کی ایک بار پھر پوری شدت کے ساتھ تردید کرتے ہیں اور افتراء پردازوں سے کہتے ہیں کہ وہ اس امر کو نہ بھولیں کہ اس کائنات کو پیدا کرنے اور اس کے نظام کو چلانے والا قادر مطلق اور قدیر و مقتدر خدا ہے وہ افتراء پردازوں کو کبھی بامراد نہیں کرتا اور ان کا پردہ چاک ہو کر رہتا ہے۔

یہ افتراء پردازیاں جن سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے اور زمین کا سینہ شق ہو جائے اس امر کی آئینہ دار ہیں کہ انہیں گھڑنے والوں کی یہودنا مسعود کی نام نہاد اسرائیلی مملکت سے ساز باز ہے اور اسی کے اشارہ پر یہ اس قسم کی افتراء پردازیوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ سارے افتراء "اسرائیلی ذرائع" اور بلا واسطہ "اسرائیل کے اپنے اعلانات اور دعاوی" کے حوالہ سے شائع کرائے ہیں جو اس امر کا بین ثبوت ہے کہ ان عناصر کا اسرائیل کی حکومت سے رابطہ ہے اور اسی کے اشارہ پر وہ یہ من گھڑت اور بے بنیاد اتہامات تراش تراش کر انہیں نہ صرف (باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیے!)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اخلاق اور انکی اہمیت

از مکرم حمید علی صاحب ظفر مبلغ سلسلہ مقیم جرمنی

شجاعت

بوقت ضرورت مصائب و خطرات کا ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کرنا شجاعت کہلاتا ہے اس کا مدار ضبطِ نفس اور موقع و محل کے مطابق مناسب اقدام کرنے پر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ
إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي
يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

(بخاری کتاب الادب و روایۃ عن ابی ہریرہ)

کشتی میں کسی کو پچھاڑ لینا اصل بہادری نہیں بلکہ بہادر وہ ہے جو غیظ و غضب کے وقت ضبطِ نفس کا ثبوت دیتا ہے۔ اور اصل بہادر وہ ہے جس کا دل مصائب اور تکالیف کے وقت اڑے نہیں بلکہ اولوالعزمی اور صبر کے ساتھ ان کو برداشت کرتا ہے

سب سے بڑی بہادری مصیبت اور سختی کے وقت دل کا اطمینان اور حواس کا قائم رکھنا ہے علاوہ ازیں انسان کا اعلائے کلمۂ حق کی خاطر اپنی جان اور دنیا مال سب کچھ قربان کر دینا اور مصائب و تکالیف میں صدق و مردی کا نمونہ دکھانا اور طرح طرح کے عذاب کی ہولناکیوں کو شہد کے گھونٹ کی طرح پی جانا بھی ایک گونہ شجاعت کا رنگ رکھتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ
كَلِمَةَ الْحَقِّ عِنْدَ سُلْطَانٍ
جائر

(کنوز الحقائق و فلسفہ اخلاق) ص ۳۹۹

اس شجاعت کا غماز ہے

شجاعت انسان میں بہت سی خوبیاں پیدا کرتی ہے اسلئے کرم، ہمت، جرأت، کسرِ نفسی، تحمل، بردباری، اخوت، ضبطِ نفس، عزتِ نفس، سخاوت اور ایثار بلند اخلاقی اور بلند خصالی وغیرہ خوبیاں جنم لیتی ہیں۔

امانت و دیانت

امین اور دیانتدار وہ شخص ہے جو دوسرے کے مال پر شرارت اور بددیانتی سے قبضہ نہ کرے اسکے کو پہنچے

آثار زہد امانت اور دیانت کا حصول اگرچہ بہت مشکل امر ہے لیکن جن بندگانِ امانت اور دیانت کی چلتی پھرتی تصویر ہی ہوتے ہیں مسلمانوں کو یہ خلق اپنانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے بددیانتی کو اپنا شیوہ بنا لینے والوں کے لئے وعید بھی پیش کی گئی فرمایا

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ
الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى
النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ
وَإِذَا كَالُوهُمْ
أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ

سورۃ تطفیف ع ۱

امانت میں خیانت کرنے والوں سے ناپسندیدگی کا یوں اظہار فرمایا

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا

(سورۃ النساء آیت ۱۰۹)

جس دل نے وہی کو امانت قرار دے کر اس کو اہل کے سپرد کرنے کی تلقین فرمائی

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ
تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

(سورۃ النساء آیت ۵۹)

توکل

اس کے لفظی معنی بھروسہ کرنے کے ہیں اصطلاح میں اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرنے کو کہتے ہیں اور متوکل علی اللہ وہ شخص ہوتا ہے جو کسی کام کو پورے عزم و ارادہ اور تدبیر و کوشش سے سرانجام دے اور یہ یقین رکھے کہ اگر اس کام میں بھلائی ہے تو اللہ تعالےٰ اس میں اسکو ضرور کامیاب کرے گا۔ قرآن مجید میں بارہا مسلمانوں اور مومنوں کو یہ خلق اپنانے کی ترغیب دی ہے۔ فرمایا

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُونَ

(سورہ ابراہیم آیت ۱۳)

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهُ

(سورہ طلاق آیت ۴)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

(سورہ آل عمران ع ۱۷)

عفو و درگذر

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کا گناہ اسے بخش دیا جائے خدا تعالےٰ فرماتا ہے

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ
وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ

(سورہ آل عمران آیت ۱۳۵)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے ایک دفعہ ایک قیمتی پیالہ ٹوٹ گیا حضرت حسنؓ نے پوچھا تو اس نے فوراً یہ آیت پڑھ دی۔ اس پر حضرت حسنؓ نے فرمایا۔

قَدْ كَظَمْتُ غَيْظِي اس نے

وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ کے الفاظ پڑھ دیئے اس پر حضرت حسنؓ نے فرمایا عَفَوْتُ عَنْكَ وہ غلام بھی کافی سمجھدار تھا کہنے لگا خدا تعالےٰ نے تو یہ بھی فرمایا ہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

چنانچہ حضرت حسنؓ مسکرائے اور فرمایا

أَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ

اسلام عیسائیت کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تمہارے ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اسکے آگے کر دو۔ بلکہ فرمایا۔

جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ
مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَ
أَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى
اللّٰهِ

(سورہ شعراء ع ۱)

ہر بدی کا اتنا ہی بدلہ ہے جتنی کسی نے تکلیف پہنچائی ہو۔ پس جو شخص اس نیت سے درگذر کرتا ہے کہ اس کی اصلاح ہو جائے تو ایسا شخص اللہ تعالےٰ کے ہاں اجر کا مستحق ہوگا۔

حلم

کظم غیظ کی یہ صفت ہے جو انسان کی فطرت بن جائے اور اس کے نفس میں مستحکم ہو جائے تو اسے حلم کہتے ہیں یہ ایک ایسی صفت ہے جو انسان کے کمال عقل علیہ فراست اور ریاضت

غضب کی مغلوبیت اور مغلوبیت پر دلالت کرتی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

"مَنْ حَلُمَ سَادَ وَمَنْ تَفَهَّمَ
تَزَيَّدَ"

(ادب الدنیا والدین ص ۱۶۳)

جس نے حلم اختیار کیا وہ سردار ہو گیا اور جس نے سمجھنے کی کوشش کی اس کے لئے بڑھنے کی راہ کھل گئی

حیاء

سابقت فی الخیر اور حیا میں فرق اتنا ہے کہ حیا کی قوت یا ملکہ کا نام حیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ (بخاری)

حیا ایمان کا حصہ ہے۔ پھر فرمایا

الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ (بخاری)

حیا نیک نتائج پیدا کرتی ہے نہ شر

کا قول ہے:

لَا تَسْأَلِ الْمَرْءَ عَنْ خَلَائِقِهِ
فِي وَجْهِهِ شَاهِدٌ مِنَ الْخَبَرِ

کہ کسی شخص کو اس کے اخلاق کے متعلق نہ پوچھو کیونکہ اس کے چہرے سے ٹپکتی ہے اور اس کا چہرہ اس کے اخلاق و عادات کا آئینہ ہوتا ہے۔

تواضع

منجملہ دیگر اخلاق حسنہ کے تواضع بھی ایک خلق ہے اگر انسان خدا تعالےٰ کی معرفت و رضا یا مخلوق پر رحم و کرم کی خاطر اپنے اصلی درجہ اور رتبہ سے کم پر راضی ہو جائے اور خود کو پست کر دے تو اسی فضیلت کا نام تواضع ہے خدا تعالےٰ نے فرمایا۔

يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا"

(سورہ فرقان آیت ۶۴)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بشارت دی ہے جو تواضع اختیار کرتا ہے فرمایا۔

طُوبَىٰ لِمَنْ تَوَاضَعَ
فِي غَيْرِ مَسْكَنَةٍ

(بخاری فی التاریخ)

اور ایک حدیث میں تواضع بلندی درجات کا بھی ضامن ہے۔ فرمایا

إِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ
اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ

(کنز العمال جلد ۶)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر فائز ہونے سے پہلے اپنی بکریاں خود چرایا کرتے تھے اور خود ہی دودھ دوہا کرتے تھے۔ آپ صرف اس پر اکتفا نہ کرتے بلکہ اہل محلہ کی بکریوں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(وہ) ان کے گھروں میں جا کر ملاقات کیا کرتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجود ... کے لئے ... کا انتظام خود اپنے ہاتھ سے کرتے حضرت عمر فاروق کمزوروں، ضعیفوں، بیوگان اور یتامیٰ کی خبر گیری میں دن بے آرامی اور راتیں بے چینی سے گذارتے۔ بسا اوقات اسے نبھانے میں بنفس نفیس حصہ لیتے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے اخلاق و کردار کی بلندیاں اور ان کی استقامت کی رفعتوں سے کون واقف نہیں وہ بیک وقت ایک عادل حکمران بھی تھے اور عظیم محدث بھی ان کے متعلق تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک رات کو ایک مہمان سے مصروف گفتگو تھے کہ دفعتہً چراغ جھلملانے لگا۔ اس موقعہ پر خلیفہ کے قریب ایک ملازم سو رہا تھا مہمان نے کہا کہ ملازم کو جگا دو کہ چراغ ٹھیک کر دے۔ آپ نے فرمایا سوتا رہنے دو مہمان نے کہا میں چراغ ٹھیک کر لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مہمان سے کام لینا اخلاق و مروت کے تقاضوں کے خلاف ہے چنانچہ آپ خود اٹھے زیتون کا تیل چراغ میں ڈالا اور فرمایا جب میں چراغ ٹھیک کرنے اٹھا تھا تب بھی عمر بن عبدالعزیز تھا اور چراغ ٹھیک کر کے بیٹھا ہوں تو بھی عمر بن عبدالعزیز ہوں

صلح

اس سے بڑھ کر دوسروں کو ظلم کی ... سے بدلی اتارنے پہنچانا اور بے شمار انسان ہوتا اور باہمی صلح و آشتی کیا تعلق بند کرنا ہے الٰہی ارشاد ہوتا ہے

"اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ"

(سورہ انفال ع)

آپس میں صلح کرو پھر فرمایا:۔

اَلصُّلْحُ خَیْرٌ (سورہ نساء ع)

صلح بہتر ہے اور پھر اگر دشمن صلح کی طرف جھکے تو مسلمانوں کو بھی صلح کرنی چاہیئے فرمایا:۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا (سورہ انفال ع)

آپس کی رنجش مٹا کر اخوت اور اسلامی برادری کا قیام صحت مند معاشرہ کی ضامن ہے جو معاشرہ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰی کا مورد ہوتا ہے وہاں اتفاق اور اتحاد عنقا ہوتے ہیں لہٰذا معاشرتی یگانگت اور اتحاد کے لئے صلح ہونی چاہیئے اس عظیم خلق کی اہمیت مسلم ہے رفق اور قول احسن بھی معاشرہ میں خوشگوار فضا پیدا کرنے میں بڑے ممد ہوتے ہیں ... اور اوپر ذکر کر چکا ہے کہ سورہ بقرہ آیت ... کا فرمان خداوندی موجود ہے ایک داعی الی اللہ

اور مبلغ کو یہ بھی ہدایت ہے:۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

(سورہ نحل آیت ۱۲۶)

پُرحکمت طریق سے تبلیغ و نصیحت ہی کارگر ثابت ہوتی ہے۔

احترام نفس انسانی

اسلام نے قتل نفس کی تمام ممانعت کی ہے خواہ وہ شخص کافر ہو یا مسلم۔ حدیث کے کئی ابواب اس خلق کو بیان کرنے کے لئے وقف ہیں حتیٰ کہ مویشیوں اور غلاموں کے قتل کو بھی ویسے ہی فعل شنیع ٹھہرایا جیسے کسی آزاد کو قتل کرنا ہوتا ہے۔ اسلام کے نزدیک قتل ناحق نفس انسانی پر تبرہ کرنے کے مترادف ہے (ترمذی ابواب البر والصلۃ)

ہمدردی و مواسات

ہمدردی و مواسات کے متعلق بھی اسلام بہت زور دیتا ہے کیونکہ مخلوق کیساتھ ہمدردی و ملاطفت سے پیش آنے میں بھی دراصل خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا راز مضمر ہے اسلام نے جو ہمدردی کی تعلیم دی ہے اس میں انسان تو کیا جانوروں تک کو شامل کر لیا ہے غریبوں اور مسکینوں اور یتیموں اور بیکسوں اور قیدیوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب و تحریص دلائی۔ اسلامی ہمدردی و مواسات کی مثالوں سے تاریخ اسلام کے صفحات درخشندہ ہیں۔ ہجرت کے موقع پر انصار نے مہاجرین کے لئے اپنی جائدادیں تک دیدیں اسی ہمدردی و مواسات کا نتیجہ ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ لوگ ڈھونڈتے تھے کہ کسی کو صدقہ خیرات کریں مگر ایسا مستحق نظر نہیں آتا تھا۔

حسن معاشرت

اس کی بنیاد مختلف باہمی تعلقات پر قائم ہے ایک تعلق تو مسلمان کو مسلمان سے ہوتا ہے اور باہمی دوستانہ تعلق نوعی عدل و انصاف اور اخلاق و واجبات ادا کرنے سے قائم رہ سکتا ہے دوسرا تعلق نسبی اشتراک سے اس تعلق کی اچھے یا برے ہونے کا تعلق قرب یا تعاون پر مبنی ہے والدین کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری کو نہ صرف اسلام نے ضروری ہے بلکہ ایک ضروری فرض قرار دیا ہے اور ان کی نافرمانی کو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے

والدین کے بعد بیوی خاوند کے باہمی حسن سلوک اور مودت اور محبت کو اطمینان قلب کا ذریعہ ٹھہرایا بلکہ ان کی اس خوشگوار زندگی کو جنت ارضی سے تعبیر کیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعلق کے تقدس کی بنا پر

ہی فرمایا ہے

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ

مال باپ اولاد اور عیال بیوی کے علاوہ بھی بعض ... تعلقات مثلاً پڑوسیوں، ماتحتوں، غلاموں اور اپنے ہم مکتبوں اور رفقائے کار سے ناگزیر ہیں ان کی غیر محدود وسعت کی وجہ سے ان سے تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے ان کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔ اشارہ میں ان کے لئے اسوۂ رسول کی پیروی ضروری ہے بس۔

آداب معاشرت

اسلام نے جہاں باہمی معاشرت کے خواہ کیلئے تعلیم دی ہے وہاں بہتر معاشرت کے آداب بھی سکھائے ہیں جن میں طہارت و نظافت اکل و شرب نشست و برخاست ملاقات والوداع اور تحریر و تقریر کے بارے میں مفصل رہنمائی فرمائی ہے تاکہ انسانی زندگی کا یہ گوشہ تشنۂ تکمیل نہ رہے۔

اخلاق کی یہ سب مختلف حالتیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اس وقت اخلاق حسنہ کہلائیں گی جبکہ ان کا صدور عقل، شریعت اور موقع و محل کے عین مطابق ہو۔ مثلاً خلق صرف حلیم نرمی اور انکساری کا نام ہی نہیں بلکہ ظاہری اعضاء کے مقابلہ پر انسان کے باطن پر جو کیفیات دیکھی گئی ہیں ان کے بر محل استعمال کا نام ہے مثلاً انسان آنکھ سے دیکھتا ہے یہ اس کا ظاہری عضو کا ایک فعل ہے اس کے مقابلہ میں دل میں ایک وقت دیکھی گئی ہے جب یہ قوت عقل خداداد کے ذریعہ بر محل استعمال ہو تو یہ ایک خلق ہوگا ویسے ہی انسان کا ہاتھ دشمن کے خلاف اٹھتا ہے اس کے مقابلہ میں دل میں بھی ایک قوت دیکھی گئی ہے جسے شجاعت کہتے ہیں اس قوت کے بر محل استعمال کا نام خلق ہے وغیرہ

اخلاق سیئہ

انسان تکمیل نفس و طہارت قلب کی جانب متوجہ ہو کر کبھی خوش صفت بشر آتا ہے اور کبھی گناہ اور بدکاری میں لوث ہو کر شیطان سے بھی بازی لے جاتا ہے۔ انسانی زندگی کے اخلاقی پہلو پر اوپر مختصر ذکر کیا گیا ہے اب اس کے تاریک پہلو جسے اخلاق سیئہ یا اخلاقی امراض کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ طبیع انسانی کے دونوں رخ معلوم ہو جائیں۔ جہاں تک ان کے اسباب کا تعلق ہے ان میں تنگ دلی کوتاہ نظری خود غرضی جلب منفعت ذاتی خاندانی یا قبائلی عصبیت وغیرہ اہم اسباب ہیں۔

جس طرح حسن اخلاق زینت دہ انسانیت و رونق دہ عالم ہے اسی طرح بداخلاقی انسانیت و بربادکن نظم کائنات ہے اور روحانی امراض کا سرچشمہ ہے اخلاق سیئہ وہ اعمال ہیں جو دراصل صفات الٰہیہ کے منافی ہیں جیسے جھوٹ ہے۔

جھوٹ

جس طرح سچ تمام نیکیوں کا منبع اور سرچشمہ ہے اسی طرح جھوٹ تمام بدیوں اور برائیوں کی جڑ ہے جھوٹ ان کی سرزمین داخل ہو کر اس کو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت سے محروم کر دیتا ہے اسی طرح ظلم ہے۔

ظلم جو شخص عدل سے انحراف کرتا ہے وہ ظالم کہلاتا ہے ظلم کا مرتکب ہوتا ہے اس کے لغوی معنے ہیں

وضع الشیء فی غیر محلہ

اس سے بے اعتدالی و انتشار پیدا ہوتا ہے اس سے معاشرہ کا امن درہم برہم ہو جاتا ہے

معاشرہ کے اخلاق سیئہ میں سے

تکبر و غرور معاشرہ کے اخلاق سیئہ میں سے ایک بدترین خلق ہے اور دراصل یہ نفس کی اس خود پسندی کی حالت کا نام ہے جو دوسروں کی تحقیر اور اپنی بلندی و برتری کے اظہار کے لئے اختیار کی جاتی ہے حدیث میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اَلْکِبْرُ رِدَائِیْ کہ تکبر کا اظہار صرف خدا کے لئے کرنا چاہیئے

حسد کسی شخص کے حسن کمال خلافت جمال یا مال متاع کو دیکھ کر رنجیدہ خاطر ہونا اور اس کے ان کمالات کی تباہی کا آرزومند ہونا حسد کہلاتا ہے امام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی نے حسد کی حسب ذیل تعریف بیان کی ہے:۔

وَهُوَ تَمَنِّیْ زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا سَوَاءٌ کَانَتْ نِعْمَةَ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا وَیَدْخُلُ فِیْهَا الْحَاسِدُ بِاَنْ یَّتَمَنّٰی اَنْ یَّکُوْنَ مِثْلَهٗ

اس برائی سے بچنے کے لئے قرآن کریم کی آیت

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

(سورہ الفلق ع)

اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ (ابوداؤد ع)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

۱۔ مکرم ملک مظفر احمد صاحب بمعہ لواحقین	گنج مغلپورہ لاہور	۱۲۰۰۰
۲۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نقی احمد صاحب	بھاولنگر	۱۰۰۰۰
۳۔ مکرم کرنل نصر اللہ خان صاحب	"	۱۲۱۰۰
۴۔ " چوہدری سراج الدین صاحب ٹھیکیدار	پسرور	۱۰۰۰۰
۵۔ " " عنایت اللہ صاحب بٹ	"	۱۰۰۰۰
۶۔ " حکیم ظفر الدین احمد صاحب بمعہ لواحقین	شیخوپورہ	۱۰۰۰۰
۷۔ " چوہدری رشید احمد صاحب بھٹی	بھی آنہ ضلع "	۱۰۰۵۰
۸۔ " صوفی شفقت حیات صاحب	حافظ آباد	۱۰۰۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ماہنامہ تحریک جدید

امید ہے ماہنامہ تحریک جدید کا فروری ۱۹۷۶ء کا شمارہ تمام خریدار اصحاب کو مل گیا ہوگا۔ پرچہ خدا کے فضل سے ہر ماہ التزام کے ساتھ دس تاریخ کو حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے اور دو چار روز میں تمام خریدار اصحاب کی خدمت میں پہنچ جاتا ہے۔ اگر کبھی ہفتہ عشرہ انتظار کے بعد بھی پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیدیا کریں تاکہ پرچہ دوبارہ آپ کی خدمت میں پہنچانے کی کوشش کی جا سکے۔

افہام و تفہیم کے متعدد ذرائع میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو جس قسم کے اور جس قدر کام کی توفیق عطا فرماتا ہے اسے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے ماتحت قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تحریک جدید کا پرچہ ایسا ہی کرتا ہے۔ اس کے اوراق اسلام کی روز افزوں ترقی کے آئینہ دار ہیں۔ آپ خود بھی اس پرچہ کا مطالعہ فرمائیں اور غیر از جماعت احباب کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اگر آپ کسی لائبریری یا کسی فرد کے نام پرچہ لگوائیں تو یہ اور بھی ثواب کا موجب ہوگا۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے اور اس چندہ میں ایک ضخیم سالنامہ بھی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم احسن طریق پر اپنے فریضہ کو سرانجام دے سکیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ)

پی اے ایف کی مختلف برانچوں میں مستقل کمیشن

ایسے امیدوار جن کی عمر ۱۰ اگست ۱۹۷۶ء کو ۱۸ تا ۲۳ سال ہو اور بی۔اے / بی۔ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ہوں (فزکس اور ریاضی کے ساتھ)۔ P.A.F. کے انفارمیشن اور سلیکشن سنٹرز پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ لائلپور۔ ملتان۔ سکھر۔ کراچی وغیرہ وغیرہ سے تفاصیل معلوم کریں اور دیگر کوائف کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء۔ انٹرویو کی آخری تاریخ ۲۵ اپریل ۱۹۷۶ء ہے۔ (ناظر تعلیم)

اعلان

مکرم عبدالقادر صاحب ولد الٰہی بخش صاحب وصیت ۱۹۲۲ء سابق معلم وقف جدید سابق سکونت بیٹ حسین والا کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصی صاحب خود پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو فوراً دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

ربوہ

ایک مجلس خدام الاحمدیہ کی قابلِ قدر مساعی

مکرمی معتمد صاحب مجلس فیکٹری ایریا شاہدرہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ہماری مجلس کے وعدہ جات برائے تحریک جدید مبلغ ۲۵/۲۱۷ روپیہ سے بڑھ کر ۲۱۲۸/- روپیہ ہو گئے ہیں"

اتنا نمایاں اضافہ قابلِ قدر مساعی کا نتیجہ ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دیگر مجالس بھی امسال اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے نمایاں اضافہ عمل میں لانے کی سعی بلیغ کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اطفال اور ناصرات کا سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال اطفال اور ناصرات کے سالانہ انعامی مقابلہ مقالہ نویسی کے لئے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچوں سے حسنِ سلوک" عنوان مقرر کیا گیا ہے۔ کوائف درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مقالہ ڈیڑھ ہزار الفاظ پر مشتمل ہوگا۔

۲۔ مقالہ میں حوالہ جات اور مصنف کا نام بھی تحریر کریں۔

۳۔ اوّل، دوم، سوم کو بالترتیب ۵۰/- روپے، ۳۰/- روپے اور ۲۰/- روپے انعام دیا جائیگا۔

۴۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہوگی۔

اطفال اور ناصرات ابھی سے اس مقالہ کی تیاری شروع کر دیں۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

۱۔ محترم صوبیدار میجر دوست محمد صاحب (حال بنوں چھاؤنی) کا بچہ خالد محمود بعمر ایک سال ان کے گاؤں اور حمہ ضلع سرگودھا میں مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۶ء کو قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ محترم صوبیدار میجر صاحب اور ان کی اہلیہ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں صبر جمیل کی توفیق دے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔

(مبارک احمد قمر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان و بنوں۔ صوبہ سرحد)

۲۔ میرا بچہ عمران محمود عمر تین سال انکا فلائٹس جیسے مہلک مرض میں مبتلا ہو کر ۵ فروری بوقت پونے پانچ بجے شام اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ میو ہسپتال کے ڈاکٹروں نے بہت کوشش کی لیکن اللہ کی مرضی پوری ہوئی۔ احباب کرام دعا کریں کہ مولیٰ کریم ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(خواجہ سلطان محمود مجلس کو۔ ربوہ خورد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کنگرالی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ (غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کنگرالی)

۲۔ والد محترم ماسٹر عبدالمجید صاحب گوجرانوالہ میں کچھ دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (عبدالحق ناصر جناح چوک ساہیوال)

۳۔ میرا لڑکا رشید احمد چھیچھڑے کے زخموں کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (نبی بخش چک ۹۹ گ ب ضلع لائل پور)

۴۔ میری اہلیہ فاطمہ بیگم صاحبہ ۳ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر عبدالرحمٰن کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ۔ لاہور)

۵۔ میرے ماموں محترمی مولوی شوکت حسین صاحب شاہ مولوی فاضل آف قلویان حال میرپور خاص تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ وجع المفاصل (جوڑوں میں درد) بیمار رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے اب دردوں سے افاقہ ہے البتہ نقاہت اور کمزوری ہے۔ احباب کرام ان کی کامل صحت اور تندرستی کیلئے دعا فرمائیں۔ (آمنہ فوزیہ مربی میرپور خاص۔ سندھ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ۴ مارچ تا ۱۰ مارچ ہفتہ اشاعت منائیں (مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

(بقیہ)

ملک کے اندر ملک بیرونی ممالک میں بھی پھیلا رہے ہیں اور ان کا اصل مقصد پاکستان کو دوسرے ممالک میں بدنام کرنا ہے۔ اخبار مذکور کے یہ عجیب "خفیہ اسرائیلی ذرائع" ہیں جن کا بجز خود اسکے اور کسی کو علم نہیں اور یہ "حکومتِ اسرائیل کے عجیب دعاوی" ہیں جن کا بھنک بجز اس اخبار کے دنیا بھر میں اور کسی کے کان میں نہیں پڑی اور یہ "عجیب اعلانات ہیں حکومتِ اسرائیل کے" جنہیں دنیا بھر میں اور کسی نے تو سنا نہیں لیکن اس اخبار اور اس مخصوص سیاسی ٹولہ نے جس کا یہ اخبار ترجمان ہے اپنے خفیہ لاسلکی نظام کے ذریعہ انہیں فوراً سن لیا۔ کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں کہ اس اخبار اور اس مخصوص سیاسی ٹولہ کا اسرائیلی ذرائع کے ساتھ خفیہ الطرح ہے اور حکومتِ اسرائیل کے بعض دعاوی اور بعض اعلانات ساری دنیا میں سے صرف اس اخبار اور اس مخصوص سیاسی ٹولہ کے لئے ہی جاری کئے جاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ اس اخبار اور اس سیاسی ٹولہ کی یہودی حکومت کے ساتھ ساز باز ہے اور وہ اسی کے کھوٹے پر ناچ رہا ہے اور انتہائی شرمناک افتراپردازیوں کے ذریعہ پاکستان اور اس کی حکومت کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کے انتہائی مذموم کاروبار میں مصروف ہے۔

ان سات من گھڑت اتہامات میں سے اکثر اتہامات اخبار مذکور نے اپنے مخصوص اسرائیلی "ذرائع" اور اسرائیلی حکومت کے "دعوے" یا "اعلان" کے حوالہ سے لگائے ہیں۔ ساتواں اتہام اس نے کسی حوالہ کے بغیر عائد کیا ہے اور خود اخبار مذکور کے اپنے الفاظ میں وہ یہ ہے "اور ہم اس افتراء سے بھی خدائے قادر اور عزیز کی پناہ طلب کرتے ہیں کہ ــــ "قادیانیوں کے مذہبی رہنما مرزا ناصر نے ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں کہا ہے کہ قادیانی اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جہاد شروع کریں گے" ــــ اب جہاں تک اس افتراء کا تعلق ہے ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں پاکستان کے کونہ کونہ اور بیرونی ممالک سے آئے ہوئے سوا لاکھ سے زائد افراد موجود تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں غیر از جماعت دوست بھی ان میں شامل تھے، پھر حکومت کے کارندے اور افسران بھی اپنی ڈیوٹی کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے۔ پھر جلسہ سالانہ کی کارروائی روزنامہ الفضل کے علاوہ پاکستان کے قومی اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ یہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ افراد اور اخبارات میں شائع شدہ روداد اس امر پر گواہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہرگز بھی اس امر کا ذکر نہیں فرمایا کہ احمدی اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جہاد شروع کریں گے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی بالوضاحت لکھ چکے ہیں آپ نے تو اخلاقی برائیاں دور کرنے، اسلامی اوصاف کو اپنانے اور افرادِ جماعت اور ان کی نئی نسلوں کو ان کا پابند بنانے کے لئے انتہائی جدوجہد عمل میں لانے کی طرف توجہ دلائی تھی اور یہ موجودہ زمانہ کی جبکہ اخلاقی بے راہروی پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی ہے سب سے اہم ضرورت ہے۔ اس سے ہی دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ ایک مخصوص سیاسی گروہ جو تمام تر ان عناصر پر مشتمل ہے جنہوں نے حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں قائدِ اعظم کی شدید مخالفت کی تھی اور پاکستان کے دشمنوں کا پورا پورا ساتھ دیا تھا جھوٹے اور سراسر بے بنیاد افتراء تراش تراش کر پاکستان کو دنیا میں بدنام کرنا چاہتا ہے اور ایسا کرنے میں اسے اسرائیل کی تائید و حمایت حاصل ہے اور اسی کے اشارہ پر وہ جماعتِ احمدیہ اور فی الاصل پاکستان کے خلاف سراسر جھوٹے اور بے بنیاد افتراء گھڑ رہا ہے اور دنیا بھر میں ان کی اشاعت کر رہا ہے۔

یہاں ہم ایک اور افتراء پردازی کی بھی تردید کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور وہ افتراء یہ ہے کہ نعوذ باللہ ہزاروں احمدی مغربی جرمنی میں گوریلا ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ اس افتراء کو پہلے لائلپور کے مولوی تاج محمود نے اپنے ایک مضمون مطبوعہ ہفت روزہ "چٹان" میں شائع کرایا اس کے بعد مولوی محمد یوسف بنوری نے اپنے مضمون میں اسے دہرایا ہے۔ جونہی اخبارات میں یہ خبریں آنی شروع ہوئیں کہ وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو فروری کے اواخر میں مغربی جرمنی کا دورہ کریں گے پاکستان اور مغربی جرمنی میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی غرض سے انہی عناصر نے جن کی پاکستان کے بارہ میں بدخواہی روزِ اول سے مسلم ہے یہ افتراء گھڑ کر اسے پھیلانا شروع کر دیا تھا۔ یہ اتہام جماعتِ احمدیہ پر نہیں بلکہ پاکستان کے دوست ملک مغربی جرمنی پر لگایا گیا ہے کہ وہ خفیہ طور پر ہزاروں احمدیوں کو گوریلا ٹریننگ دے رہا ہے یا پھر یہ اتہام پاکستان کی حکومت پر لگایا گیا ہے کہ یہ "دور کی کوڑی" یہ عناصر لے آئے لیکن مغربی جرمنی میں پاکستان کے سفارتخانے اور خود حکومتِ پاکستان کو اس کی کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔

ہم حیران ہیں ان عناصر کو ایسے ایسے خطرناک افتراء گھڑنے اور پاکستان کے خارجہ تعلقات پر برا اثر ڈالنے کی کب تک کھلی چھٹی ملی رہے گی۔

ہم ایک دفعہ نہیں متعدد بار پاکستان کے ان بدخواہوں کی ان افتراپردازیوں کی پرزور تردید کر چکے ہیں اب پھر ان افتراپردازیوں کی پوری قوت اور شدت کے ساتھ تردید کرتے ہوئے واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ افتراپردازوں کی اس ناپاک اور گھناؤنی مہم کے خلاف ہماری اپیل خدائے قادر و توانا کے حضور ہے جو احکم الحاکمین ہے۔ ہمارا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ وہ افتراپردازوں اور ان کی افتراپردازیوں کا پردہ چاک کر کے رہے گا اور انہیں ملک و ملت کے خلاف ایسی خطرناک چالوں اور ریشہ دوانیوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گا اور انشاء اللہ العزیز پاکستان ان کے شر سے ہمیشہ محفوظ رہتے ہوئے اور پوری طرح متحد اور مستحکم سے مستحکم تر ہوتے ہوئے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے گا کیونکہ وہ جھوٹوں اور افتراپردازوں کو ان کے مذموم ارادوں اور ریشہ دوانیوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اس کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ۝ (المومن آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

سیمینار مشرقی افریقہ

۲۴ فروری ــــ دوسرا دن

ربوہ ۲۴ فروری۔ آج سیمینار کی کارروائی مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں افریقہ کا مقام بیان فرمایا۔ اس کے بعد مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "مشرقی افریقہ میں احمدیہ مساجد کی تاریخ" پیش فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ تنزانیہ نے "تنزانیہ میں تبلیغِ اسلام اور جماعتِ احمدیہ" کے موضوع پر اپنا دلچسپ اور معلوماتی مقالہ پیش فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم حبیب اللہ احمدی صاحب نے اپنے والد محترم مولوی عنایت اللہ صاحب احمدی کا "مشرقی افریقہ کے رسم و رواج" پر مقالہ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم عیسیٰ احمدی صاحب (تنزانیہ) نے "میرا ملک تنزانیہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صدر محترم نے مشرقی افریقہ کے چند دلچسپ تبلیغی واقعات بیان فرمائے۔

(حافظ مظفر احمد الامین للجمیعۃ العلمیۃ)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر عاجز کے برادرِ نسبتی چوہدری محمد ادریس صاحب عابد ماڈرن موٹرز کراچی کا نکاح محترم شیخ محبوب عالم صاحب ناظر بیت المال (آمد) نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر محترمہ رضیہ فردوس صاحبہ بنت محترم چوہدری محمد علی صاحب مضطر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ساتھ پڑھا۔

احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(دوست محمد شاہد۔ ربوہ)

ڈرائیور کی ضرورت

ایک ادارہ کو ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے جو کار اور ویگن چلانا جانتا ہو۔ ملازمت کے خواہشمند اپنی درخواست مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ منیجر الفضل کی معرفت ارسال فرماویں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۴